سبق:20

غزلیات

غزل اردو شاعری کی ایک مقبول ترین صنف ہے۔غزل کا پہلا شعر مطلع کہلاتا ہے اور آخری شعر جس میں شاعر اپنا تخلص استعمال کرتا ہے، مقطع کہلاتا ہے۔غزل کے اشعار میں ردیف اپنی جگہ پہ رہتی ہے جبکہ قافیے بدلتے رہتے ہیں جیسے: غالبؔ کے یہ اشعار دیکھیں:

دل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے
ہم ہیں مشتاق اور وہ بے نیاز
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مندرجہ بالا اشعار میں 'ہوا' 'دوا'، 'ماجرا' قوافی ہیں جبکہ 'کیا ہے' ردیف کے طور پر استعمال ہوا ہے۔

غزل کے موضوعات فی زمانہ بدلتے رہے ہیں، پہلے یہ موضوعات حسن وعشق اور تصوف وموعظت وغیرہ تک محدود تھے لیکن رفتہ رفتہ زمانے کے بدلنے کے ساتھ اس کے موضوعات بھی بدلتے گئے اور آج غزل کے موضوعات میں اتنی وسعت آگئی ہے کہ اس میں جدید خیالات کا اظہار اور نئے عہد کی سچی ترجمانی ہورہی ہے۔

اردو غزل کو مقبول بنانے میں دردؔ، میر تقی میرؔ، مرزا غالبؔ، ذوق دہلویؔ، آتش لکھنوی، شاذ عظیم آبادی وغیرہ شعراء نے اہم کارنامے انجام دیے ہیں۔اردو کے غزل گو شعرا کی فہرست میں حسن نعیم اور ناوک حمزہ پوریؔ بھی اہم نام ہیں۔جن کی غزلیں آپ پڑھیں گے۔

غزل

کوئی بہار کا جھونکا تو کیا سنوارے گا
وہ برگ ہوں جسے دست خزاں سنوارے گا

یہ حادثہ جو بھنور بن کے یوں ڈبوتا ہے
گہر بنا کے مجھے ایک دن اُبھارے گا

ابھی خیال کی لَو ہوں ، خلا میں رہتا ہوں
کوئی تو دل میں مرا نقش جاں اُتارے گا

یہ بادباں ، یہ ہوائیں ، یہ ناخدا سب ہیچ
افق کے پار کوئی اور ہی اتارے گا

نعیمؔ فن کا جنوں ہے تو باخبر ہوں میں
زمانہ سینکڑوں آشوب سے گزارے گا

• حسن نعیم

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
بہار	موسم بہار (Spring Season) جس موسم میں چاروں طرف ہریالی ہوتی ہے۔
برگ	پتا
دست	ہاتھ
خزاں	موسم خزاں (Autumn Season) جس موسم میں درختوں سے پتے جھڑ جاتے ہیں۔ پت جھڑ
حادثہ	برا اور دردناک واقعہ
گہر	موتی
لَو	لپٹ، چراغ کی لپٹیں
خلا	زمین و آسمان کے درمیان کا حصہ
نقش	نشان
جاں	جان
بادبان	کپڑے کا وہ پردہ جو کشتی پر اسے چلانے کیلئے تانتے ہیں
ناخدا	ناوک، ملاح
ہیچ	کم تر

اُفق	آسمان کا کنارہ جہاں زمین و آسمان آپس میں ملے ہوئے ہوتے ہیں۔
جنون	پاگل پن، دیوانگی
باخبر	خبر رکھنے والا
آشوب	فتنہ، ہل چل

پڑھیے اور جانیے

حسن نعیم کا تعلق صوبہ بہار سے ہے۔ وہ جدید لب و لہجے کے ایک اہم اور مقبول شاعر ہیں۔ آپ کے نصاب میں شامل یہ غزل ان کے کلام کے انتخاب 'نقوش حسن' سے ماخوذ ہے۔ اس غزل کے بیشتر اشعار میں ہمت اور حوصلے کا اظہار کیا گیا ہے۔ شعری محاسن کے اعتبار سے بھی یہ شاعر کی ایک نمائندہ تخلیق ہے۔

1. درج ذیل سوالات کے چار چار ممکنہ جوابات درج ہیں، صحیح جواب چن کر لکھیں۔

(i) حسن نعیم کس صوبے سے تعلق رکھتے تھے؟

(الف) ہماچل پردیش (ب) بہار

(ج) اڑیسہ (د) مغربی بنگال

(ii) شاعر کو گھر بنا کے کون ابھارے گا؟

(الف) ساحل (ب) تالاب

(ج) بھنور (د) جھیل

(iii) شاعر نے اپنے مطلع میں خود کو برگ کہا ہے۔اس برگ کو کون سنوارے گا

(الف) درخت　　(ب) دستِ صبا

(ج) ثمر　　(د) دستِ خزاں

(iv) شاعر کے مطابق بادباں، ہوائیں اور ناخدا سب کیا ہیں؟

(الف) برتر　　(ب) ہیچ

(ج) آبی وسائل　　(د) لازمی وسائل

(v) اُفق کے پار کوئی اور ہی اتارے گا؟ یہاں 'اور' سے شاعر کا اشارہ کس کی طرف ہے؟

(الف) ملاح کی طرف　　(ب) کشتی کی طرف

(ج) خدا کی طرف　　(د) انسان کی طرف

غور کرنے کی باتیں

آپ نے حسن نعیم کی اس غزل سے جانا کہ شاعر بلند حوصلہ رکھتا ہے۔وہ برے حالات میں بھی خود کو سنبھال کے رکھنے اور آگے بڑھنے پر یقین رکھتا ہے۔ وہ حادثوں سے نہیں گھبراتا بلکہ بھنور میں ڈوب کر بھی موتی نکال لاتا ہے۔شاعر کا ماننا ہے کہ کشتی کے مسافر کو نہ ملاح اس کی منزل تک پہنچا سکتا ہے اور نہ ہوا کا رخ اور نہ ہی بادباں پہنچا سکتا ہے۔منزل تک پہنچانے والی واحد خدا کی ذات ہے وہی انسان کو کامیابی اور سرفرازی عطا کرتا ہے۔اس غزل میں شاعر نے واضح طور پر یہ پیغام دیا ہے کہ انسان کو ہمیشہ محنت اور لگن سے کام کرنا چاہئے خواہ اس کے راستے میں کتنی ہی رکاوٹیں کیوں نہ آئیں۔اسے کامیابی ضرور ملتی ہے۔

اب بتائیں

(1) شاعر کے منتخب کلام کے مجموعے کا کیا نام ہے؟

(2) حسن نعیم کس طرح کے شاعر ہیں؟

(3) ان کی شاعری میں کن چیزوں پر زیادہ زور دیا گیا ہے؟

(4) حادثہ انسان کو گہر بنا کے کیسے ابھارتا ہے؟

(5) انسان لاکھ کوششیں کرے، لیکن کامیابی کس کے ہاتھ میں ہوتی ہے؟

پڑھیے اور سمجھیے اور کیجیے

6. مترادف الفاظ انہیں کہتے ہیں جن کے معنیٰ ملتے جلتے ہوں۔ جب کہ متضاد الفاظ انہیں کہتے ہیں جو ایک دوسرے کے برعکس اور الٹے ہوں۔ جیسے چال، چلن، روپیہ، پیسہ، مترادفات میں آتے ہیں جبکہ دن رات، عورت، مرد وغیرہ متضاد میں آتے ہیں۔ ذیل میں چند الفاظ دیئے جاتے ہیں ان کے مترادفات اور متضاد لکھیے۔

مترادفات
شرم
سیم
ظلم
خوف
قاعدہ

متضاد
شب
بہار
آسمان
انسان
سپاہی

7. (الف) غزل کا پہلا شعر جس کے دونوں مصرعوں میں قافئے ہوتے ہیں وہ مطلع کہلاتا ہے جیسے:

دِل ناداں تجھے ہوا کیا ہے
آخر اس درد کی دوا کیا ہے

اس شعر میں ہوا اور دوا دونوں قافیے ہیں۔اس لئے یہ مطلع کہلاتا ہے

(ب) غزل میں اس شعر کو مقطع کہا جاتا ہے جس میں شاعر اپنے نام کا چھوٹا حصہ یعنی تخلص استعمال کرتا ہے جیسے:

کچھ تو کہیئے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالبؔ غزل سرا نہ ہوا

اس شعر میں غالبؔ نام کا حصہ ہے،لہذا یہ مقطع کا شعر ہے۔

مندرجہ بالا باتوں کی روشنی میں ذیل کا کون سا شعر مطلع ہے اور کون سا مقطع لکھئے۔

یہ حادثہ جو بھنور بن کے یوں ڈبوتا ہے
گہر بنا کے مجھے ایک دن اُبھارے گا

کوئی بہار کا جھونکا تو کیا سنوارے گا
وہ برگ ہوں جسے دست خزاں سنوارے گا

نعیم فن کا جنوں ہے تو باخبر ہوں میں
زمانہ سینکڑوں آشوب سے گزارے گا

یہ بادباں ، یہ ہوائیں ، یہ ناخدا سب ہیچ
اُفق کے پار کوئی اور ہی اتارے گا

8. ذیل میں دیئے گئے بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب دیجئے

(i) کوئی بہار کا جھونکا تو کیا سنوارے گا — زمانہ سینکڑوں آشوب سے گزارے گا
(ii) یہ بادباں، یہ ہوائیں، یہ ناخدا سب ہیچ — گہر بنا کے مجھے ایک دن ابھارے گا
(iii) نعیم فن کا جنوں ہے تو باخبر ہوں میں — وہ برگ ہوں جسے دست خزاں سنوارے گا
(iv) ابھی خیال کی لو ہوں، خلا میں رہتا ہوں — افق کے پار کوئی اور ہی اتارے گا
(v) یہ حادثہ جو بھنور بن کے یوں ڈبوتا ہے — کوئی تو دل میں مرا نقش جاں اتارے گا

عملی سرگرمیاں

- عظیم آباد اردو شاعری میں ایک دبستان کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں حسن نعیم کی طرح اور بھی کئی اہم اور نامور شعراء گذرے ہیں۔ اپنے استاد سے معلوم کر کے ان کے نام لکھئے۔
- آپ کے نصاب میں شامل یہ غزل بہت ہی مترنم بحر میں ہے۔ آپ کوشش کیجئے کہ اسے ترنم سے گا سکیں اور اپنے دوستوں کو سنا سکیں۔
- حسن نعیم کے کم سے کم دو اشعار یاد کریں۔ اور اپنے احباب کو سنائیں۔

غزل

پھر ابر کرم غیر کے گھر ٹوٹ کے برسے
اِمسال بھی ساون میں ہم اک بوند کو ترسے

ڈر اتنا نہیں آج ہے شیطان کے شر سے
اللہ بشر کو رکھے محفوظ بشر سے

پھر لوٹ کے آنا ہو میسر کہ نہیں ہو
ہم گھر سے نکلتے ہیں کفن باندھ کے سر سے

وہ کون تھا ہم ہی تھے بسے تھے جو نظر میں
وہ کون ہے ہم ہی ہیں گرے ہیں جو نظر سے

جس روز سے اللہ سے بے خوف ہوا ہے
سہما ہوا انسان ہے انسان کے ڈر سے

اُس قوم کا حافظ ہے خدا حضرتِ ناوکؔ
عاری جو ہوئی زیورِ تعلیم و ہنر سے

• ناوکؔ حمزہ پوری

مشکل الفاظ کے معنی

لفظ	معنی
اَبر	بادل
اِمسال	اِس سال
شر	بدی۔ بُرائی
نشر	باتوں کو پھیلانا
میّسر	حاصل ہونا
سہما	ڈرا ہوا
حافظ	حفاظت کرنے والا۔ نگہبانی کرنے والا۔ نگراں۔ پاسبان
ناوَک	شاعر کا تخلص ہے، معنی ایک قسم کا چھوٹا تیر

غور کرنے کی باتیں

یہ غزل بزرگ اور کہنہ مشق شاعر ناوک حمزہ پوری کی ہے۔ ناوک حمزہ پوری ادب کی کئی اصناف پر یکساں قدرت رکھتے ہیں۔ ''فانوس'' ان کی غزلوں کا مجموعہ ہے۔ یہ غزل اسی مجموعے سے ماخوذ ہے۔ اس غزل کے ذریعہ شاعر نے اپنی محرومی اور نارسائی کا ذکر کیا ہے ساتھ ہی انسان کی شرانگیزی کو بھی اجاگر کیا ہے شاعر نے

انسان کو اس کی خوبیوں کی طرف متوجہ کیا ہے۔ یہ غزل سبق آموز ہونے کے ساتھ فنکاری کا بھی بہترین نمونہ ہے۔

1. **ذیل میں دیے گئے لفظوں کی ضد پر گھیرا لگائیں**

جیسے: آگ (الف) چراغ (ب) پانی
(ج) روشنی (د) دھواں

(i) اندر:
(الف) باہر (ب) گھر
(ج) آنگن (د) میدان

(ii) روز:
(الف) دن (ب) شب
(ج) امروز (د) یوم

(iii) شیطان:
(الف) معصوم (ب) ولی
(ج) فرشتہ (د) انسان

(iv) عالم:
(الف) جاہل (ب) تعلیم
(ج) بے وقوف (د) کم عقل

(v) انسان:

(الف) شیطان (ب) جنات

(ج) حیوان (د) آدمی

2. ذیل کے جملوں کے لئے ایک مناسب لفظ لکھیں

جیسے علم کے جاننے والے کو 'عالم' کہتے ہیں

اسی طرح (الف) پڑھانے والا

(ب) تقریر کرنے والا

(ج) عبادت کرنے والا

(د) تیرنے والا

(ہ) شکار کرنے والا

3. مندرجہ ذیل تذکیر کی تانیث بتائیں

(الف) دھوبی	
(ب) لوہار	
(ج) ناگ	
(د) کبوتر	
(ہ) ضعیف	

4. **سوچیے اور بتایئے**

(i) ابر کس موسم میں برستا ہے؟

(ii) شیطان کے شر سے لوگ کیوں گھبراتے ہیں؟

(iii) کن حالات میں لوگ گھر سے باہر سر پر کفن باندھ کر نکلتے ہیں؟

(iv) آدمی نظر میں کب بستا ہے؟

(v) کیسا کام کرنے سے انسان نظر سے گر جاتا ہے؟

(vi) اللہ کا خوف دل سے نکل جانے پر کیا ہوتا ہے؟

(vii) زیورِ تعلیم و ہنر سے عاری ہونے پر کیا ہوگا؟

5. **غور کیجئے اور بتایئے**

(الف) ایک اچھا انسان بنے کے لئے آپ کیا کریں گے؟

(ب) آپ کی نظر میں انسان اور شیطان میں کیا فرق ہے؟

6. **سمجھئے اور بتایئے**

درج ذیل الفاظ کے ہم معنیٰ" لفظ لکھئے جیسے:

انسان۔ آدمی۔ شیطان۔ ساون۔ گھر۔ نظر۔ تعلیم۔ ڈر

ذیل میں دیئے گئے ضمیر کے ساتھ اسم جوڑ کر جملہ بنائیں جیسے: اس آدمی کا نام اختر ہے

میں۔ تم۔ ہم۔ ہم لوگ۔ وہ سب۔ یہ سب۔ سب لوگ۔

7. **مندرجہ ذیل مصرعوں کو ملا کر شعر مکمل کریں۔**

پھر ابر کرم غیر کے گھر ٹوٹ کے برسے	سہما ہوا انسان ہے انسان کے ڈر سے
ڈر اتنا نہیں آج ہے شیطان کے شر سے	ہم گھر سے نکلتے ہیں کفن باندھ کے سر سے
پھر لوٹ کے آنا ہو میسر کہ نہیں ہو	وہ کون ہے ہم ہی ہیں گرے ہیں جو نظر سے
وہ کون تھا ہم ہی تھے بسے تھے جو نظر میں	اللہ بشر کو رکھے محفوظ بشر سے
جس روز سے اللہ سے بے خوف ہوا ہے	امسال بھی ساون میں ہم اک بوند کو ترسے

عملی سرگرمیاں

- اچھی عادتوں کی مناسبت سے تصاویر اکٹھا کریں اور اپنی کاپی پر چسپاں کریں۔
- اس غزل کو یاد کیجیے اور اپنے دوستوں کو سنائیے۔